مرثیہ دیگر

آج روتے ہیں احمدِ مختارؐ
ہاتھ ملتے ہیں حیدرِ کرار

آج اُن کے جگر کے ٹکڑوں کو
ظلم کی تیغ سے لیا ہے اُتار

راکبِ دوش کا محمدؐ کے
آج نوکِ سناں پہ سر ہے سوار

دھوتے جن گیسوؤں کو پیغمبر
سو وہ آلودہ ہیں بگرد و غبار

آج فرزندِ ساقیٔ کوثر
تشنہ دریا کے جا موئے بکنار

آہ افسوس آج صید حرم
ہو گئے رن میں شامیوں کے شکار

جن کی خاطر ہے ارض و سما
دو جہاں چشم میں ہے اُن کی تار

خاک و خوں میں پڑا ہے میرا لال
کہیں ہیں فاطمہؑ پکار پکار

بدنِ نازنیں پہ اُس کے آج
لگے تیغِ ستم کے وار پہ وار

ہوئے وہ گیسو برچھی کے جھبّا
جن کو دھوتی تھی میں سنوار سنوار

آج میدان کربلا کے بیچ
گھر کا گھر اُن کا ہوگیا مسمار

ہاتھ سے باغیوں کے اب ہیہات
لُٹ گیا دیں کے باغ کا گلزار

آج بیکس ہیں اہل بیت تمام
نہیں کوئی انھوں کا یاور و یار

رو رو کہتے ہیں وہ بچارے اب
کیا ہوا آج دین کا سالار

جس کے مرنے سے ہم سبھی بیکس
ہو گئے سب طرح سے اور ناچار

چلے جاتے ہیں اشتروں پہ سبھی
قید ہیں شامیوں کے زار و نزار

جن کا خادم تھا جبرئیل امین
گھیرے جاتے ہیں اُن کو یوں کفار

حیف صد حیف آج طوقِ گراں
عابدیں کے گلے کا ہوا ہار

www.emarsiya.com

اور وہ پا برہنہ جاتا ہے
آج اُس دشت میں جو ہے پر خار
تس پہ اب کھینچنے کو صد افسوس
ہاتھ میں دی ہے اشتروں کی مہار
ہائے اس بیکسی و غربت میں
کون اُس کا ہے مونس و غمخوار
طعن و تشنیع سے لعیں ہر دم
کرتے جاتے ہیں اُس کے دل کو فگار
باپ کے غم میں ہے وہ اتنا غرق
نہیں رونے سوا اُسے سروکار
دن اُسے چین ہے نہ شب آرام
یوں ہی گذرے ہے اُس کو لیل و نہار
تاب آگے نہیں ہے سننے کی
خون اشکوں سے روتے ہیں حضار

سودا اب تعزئے میں اُس کے تو
عمر طبعی تلک ہو ماتم اور

www.emarsiya.com